



مجلس البحث والدراسات
معدن فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

سوال

(326) انعامی بانڈز کا حکم

جواب



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا انعامی بانڈز کی رقم کھانا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انعامی بانڈز بیچ کر درحقیقت حکومت عوام سے قرض لیتی ہے، اور بانڈز کے نام سے قرض کی رسید جاری کرتی ہے، قرض جینے پر لوگوں کو آمادہ کرنے کیلئے حکومت نے یہ اسکیم بنائی ہے، کہ پرائز بانڈ خریدنے والوں کو ان کی اصل رقم کی واپسی کے ساتھ کچھ اضافی رقم بھی بطور انعام دی جاتی ہے، لیکن تمام قرض دہندگان کو نہیں، بلکہ وہ رقم بذریعہ قرعہ اندازی بعض خریداروں کو دی جاتی ہے، اس میں سے جو رقم ملتی ہے، وہ یقینی طور پر سود ہے، اس لئے ایسا معاملہ کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

اس میں سود، جوا، بیج مالایملک، تینوں قباحتیں شامل ہیں۔ حکومت عوام سے لی گئی اس رقم کو سودی وغیر سودی کاروبار میں لگاتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والے سود کو لفظ "انعام" استعمال کر کے مختلف افراد میں تقسیم کرتی ہے۔

لہذا اس میں سود کا گند بھی شامل ہے۔

اسی طرح جوئے کی جس طرح اور بہت سی اقسام ہیں انہی میں سے ایک قسم یہ بھی ہے کہ مختلف افراد ایک جیسی رقم ایک ہی کام پر لگائیں اور ان میں سے کسی کو منافع زیادہ حاصل ہو اور کسی کو کم یا کسی کو ملے اور کسی کو نہ ملے، پرائز بانڈز میں یہی عمل کارفرما ہوتا ہے لہذا اس میں جوا بھی ہے۔

اور پھر ان پرائز بانڈز کو آگے سے آگے بیچا جاتا ہے۔ یعنی اصل زربائع کے پاس نہیں ہوتا بلکہ اسکی رسید ہوتی ہے اور وہ اس رسید کو ہی فروخت کر دیتا ہے۔

یہ بھی شریعت اسلامیہ میں ممنوعہ کام ہے۔

ان تین بڑی بڑی قباحتوں کی بناء پر یہ بانڈز اور ان کا کاروبار ناجائز و حرام ہیں۔

حداماعلمی والنداعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ